© rasailojaraid.com

چند شبہات کا ازالہ ایک مکتوب کے جواب میں

عبدالحیٔ انصاری

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

تقلید کی روش سے تو بہتر ہے خود کشی

رسول اللہ ﷺ کی پیش گوئی کے مطابق امت مسلمہ افتراق و انتشار کا شکار ہے۔

ستفترق امتی بضعاً و سبعین فرقۃ (حاکم ج۴ ص۴۳۰)

صرف ایک جماعت قائم علی الحق ہے ہر دور میں رہی ہے اور تا قیامت رہے گی۔ اور یہ صرف وہ جماعت ہو گی جس پر ما انا علیہ و اصحابی کے الفاظ صادق آئیں گے۔ یہی طائفہ منصورہ اور فرقہ ناجیہ ہے۔ دلائل و براہین کی روشنی میں یہ الفاظ صرف اور صرف اہل حدیث پر صادق آتے ہیں اور بس کیونکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کتاب و سنت ہی کے علمبردار، داعی اور خوشہ چیں تھے۔ جب کہ اہلحدیث کے نزدیک بھی کتاب اللہ و سنت رسول ہی دین کا اصل ماخذ اور منبع ہے رسول اللہ ﷺ نے انہی دو چیزوں سے تمسک کا حکم دیا ہے۔

ترکت فیکم امرین لن تضلوا ماتمسکتم بھما کتاب اللہ و سنۃ رسولہ (مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ)

بد قسمتی سے ہر فرقے دھڑے اور گروہ نے برحق ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ حالانکہ انہوں نے خالص کتاب و سنت کے علم کو ہاتھ میں لینے سے انکار کر دیا ہے۔ جبکہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بعض ان میں سے تقلید ائمہ کو عین اسلام قرار دیتے ہیں۔

اتخذوا احبارهم و رهبا نهم اربا بامن دون الله

کہاں اسلام اور کہاں تقلید ائمہ بعد المشرقین۔ پھر اس تقلیدی مذہب کو سہارا دینے کیلئے اور عوام الناس کو اپنے گرد جمع کرنے کیلئے مختلف ہتھکنڈے اختیار کئے جاتے ہیں۔ انہی ہتھکنڈوں میں سے وہ سوالات بھی ہیں جو انہوں نے اپنے حواریوں اور حاشیہ نشینوں میں شہر شہر، کوچہ کوچہ، قریہ قریہ پھیلا رکھے ہیں۔ اپنے زعم میں انہوں نے یہ سوالات مرتب کر کے اپنے مسلک اور فرقہ کی خدمت کا حق ادا کر دیا ہے اور اسے ناقابل تسخیر بنا دیا ہے جب کہ علم کی دنیا میں ان کی حیثیت بیت عنکبوت سے زیادہ نہیں۔

وان اوهن البيوت لبيت العنكبوت

(حالانکہ سب گھروں میں کمزور سے کمزور مکڑی کا گھر ہے۔)

انہیں سوالات میں سے بعض ہمارے پاس بھی پہنچے ہیں۔ چنانچہ افادہ عام کے لئے ہم ان کے جوابات ہدیہ قارئین "ترجمان الحدیث" کر رہے ہیں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

سوالات کا مکمل خاکہ مندرجہ ذیل ہے:

سوالات کا جواب قرآن و حدیث سے دیں۔

۱۔ آپ کے ہاں نماز فجر کی کتنی رکعات ہیں۔ سنت اور فرض کا لفظ صراحتہً حدیث میں ہو۔؟

۲۔ نماز ظہر کی کتنی رکعات ہیں۔ سنت، فرض، نفل کا لفظ صراحتہً حدیث میں ہو۔؟

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۳۔ نماز عصر کی کتنی رکعات ہیں۔ سنت فرض کی صراحت حدیث میں ہو۔؟

۴۔ نماز مغرب کی کتنی رکعات ہیں۔ سنت فرض کی صراحت حدیث میں ہو۔؟

۵۔ نماز عشاء کتنی رکعات ہیں۔ فرض، سنت، نفل کی تفصیل صراحتہً حدیث میں ہو۔؟

۶۔ آپ کے ہاں ائمہ مجتہدین و محدثین کرام و دیگر مسلمان نماز کی شرائط، ارکان، واجبات، سنن، مکروہات، مفسدات کے قائل ہیں وہ مسلمان ہیں یا کافر؟

ہر بات کا جواب صرف قرآن پاک یا حدیث صحیح صریح غیر معارض سے ہو۔ باسند و توثیق رجال دیں۔

نیز مندرجہ ذیل سوالات کا جواب صرف قرآن کریم کی صریح آیت، یا حدیث صحیح صریح غیر معارض سے دیں؟ نہ تو خود قیاس کر کے شیطان بنیں۔ نہ کسی امتی کی تقلید کر کے مشرک بنیں۔ جس جواب میں قرآن پاک کی صریح آیت یا حدیث صحیح صریح غیر معارض نہ ہو گی وہ جواب کالعدم ہو گا۔

۷۔ تکبیر تحریمہ فرض ہے یا واجب یا سنت یا مستحب حکم صراحتہ آیت یا حدیث میں مذکور ہو۔

۸۔ تکبیر تحریمہ امام کیلئے بلند آواز سے کہنا سنت ہے اور مقتدی کیلئے آہستہ آواز سے

۹۔ اکیلے نمازی کیلئے تکبیر تحریمہ بلند آواز سے سنت ہے یا آہستہ آواز سے؟

۱۰۔ تکبیر تحریمہ کے ساتھ رفع یدین فرض ہے یا سنت مؤکدہ

۱۱۔ تکبیر تحریمہ کے ساتھ اگر رفع یدین نہ کرے تو نماز باطل ہے یا مکروہ؟

۱۲۔ تکبیر تحریمہ کے بعد سینہ پر ہاتھ باندھنا فرض ہے یا سنت مؤکدہ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۱۳۔ جو لوگ ناف کے نیچے ہاتھ باندھتے ہیں ان کی نماز باطل ہے یا مکروہ۔

۱۴۔ آپ کی کتاب ہدیۃ المہدی جلد اول ص ۱۱۸ پر لکھا ہے کہ ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھنے پر انکار جائز نہیں یہ مسئلہ کس آیت اور حدیث میں ہے۔

۱۵۔ آپ کے فتاوی ثنائیہ جلد اول ص ۵۳۴ اور فتاوی علمائے حدیث جلد سوم ص ۹۵ پر لکھا ہے۔ فصل لربک وانحر نماز پڑھ اور سینہ پر ہاتھ باندھ۔ کیا قرآن کا یہ معنی کسی حدیث صحیح صریح غیر معارض سے ثابت ہے۔

۱۶۔ آپ کے فتاوی ثنائیہ جلد اول ص ۴۴۳ اور فتاوی علمائے حدیث جلد سوم ص ۹۱ پر لکھا ہے کہ سینہ پر ہاتھ باندھنے اور رفع یدین کرنے کی روایات بخاری و مسلم اور ان کی شروح میں بکثرت ہیں۔ سینے پر ہاتھ باندھنے کی حدیث نہ بخاری میں ہے اور نہ مسلم میں ہے کیا یہ ایسا جھوٹ نہیں؟ جیسے مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ چودھویں صدی کے سر پر مسیح موعود کا آنا قرآن پاک، احادیث اور کشوف اولیاء سے ثابت ہے (شہادت القرآن)

جوابات

قارئین کرام! پہلے پانچ سوالات کے جوابات معاً ملاحظہ فرمائیں۔

پانچوں نمازوں کے فرائض کی تعداد مندرجہ ذیل احادیث سے معلوم ہوتی ہے۔

۱۔ حدثنا عبداللہ حدثنی ابی ثنا یعقوب قال ثنا ابی عن ابن اسحق قال حدثنی صالح بن کیسان عن عروۃ بن الزبیر عن عائشہ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت کان اول ما

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

افترض علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلاۃ رکعتان رکعتان الاالمغرب فانہا کانت ثلاثاً ثم اتم اللہ الظہر و العصر والعشاء الاخرۃ اربعاً فی الحضر واقر الصلاۃ علی فرضہا الاول فی السفر۔ (احمد ج٦ ص٢٧٢)

٢۔ حدثنا ابو طالب احمد بن نصر بن طالب ثنا ابو حمزہ ادریس بن یونس بن یناق الفراء ثنا محمد بن سعید بن جدار ثنا جریر بن حازم عن قتادۃ عن انس ان جبرئیل علیہ السلام اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمکۃ حین زالت الشمس و امرہ ان یوذن للناس بالصلاۃ حین فرضت علیہم فقام جبرئیل امام النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقام الناس خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فصلی اربع رکعات لایجہرفیہا بقراءۃ۔ یاتم الناس برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بجبرئیل، ثم اہل حتی اذا دخل وقت العصر، صلی بہم اربع رکعات لایجہرفیہا بالقراۃ۔ یاتم المسلمون برسول اللہ صلی اللہ علیہ اللہ علیہ وسلم و یاتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبریل ثم امہل حتی اذا وجبت الشمس صلی بہم ثلاث رکعات یجہر فی رکعتیں بالقراۃ ولا یجہر فی الثالثۃ ثم امہل حتی اذا ذہب ثلث اللیل صلی بہم اربع رکعات یجہر فی الاولیین بالقراۃ، ولا یجہر فی الاخریین بالقراۃ۔ ثم امہل حتی اذا طلع الفجر صلی بہم رکعتین یجہر فیہما بالقراۃ۔ (دارقطنی ج١ ص٢٦٠)

٣۔ حدثنا محمد بن المثنی عن عبدالاعلی عن سعید عن قتادہ عن الحسن قال۔ لما جاء بہن رسول اللہ الی قومہ یعنی الصلوات خلا عنہن، حتی اذا زالت الشمس عن بطن السماء

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نودی فیهم، الصلوٰۃ جامعۃ، ففزعوا للذلک فاجتمعوا فصلی بهم
نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع رکعات لایقراء فیهن علانیۃ،
جبریل علیہ السلام بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین ایدی الناس یقتدی
الناس بنبیهم صلی اللہ علیہ وسلم و یقتدی نبی اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بجبریل علیہ السلام۔ ثم خلی عنهن حتی اذا
تصوبت الشمس وهی بیضاء نقیۃ۔ نودی فیهم بالصلوٰۃ جامعۃ
فاجتمعوا لذالک فصلی بهم نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع
رکعات دون صلوٰۃ الظهر ثم ذکر شیبان المعنی کما ذکر فی
الظهر قال ثم اضرب عنهم حتی اذا غابت الشمس نودی فیهم
الصلوٰۃ جامعۃ فاجتمعوالذالک فصلی بهم نبی اللہ یقرأ ثلاث
رکعات یقواء فی کل رکعتیں علانیۃ و الرکعۃ الثالثۃ لایقراء فیها
علانیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین یدی الناس وجبریل
علیہ السلام بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم ذکر
کما ذکر فی العصر حتی اذا غاب الشفق واعتم نودی فیهم
الصلاۃ جامعہ فاجتمعوا لذالک فصلی بهم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اربع رکعات یقراء فی رکعتین علانیۃ و رکعتین لا
یقراء فیهما علانیۃ فذکر کما ذکر فی المغرب قال فبا توا وهم
لا یدرون ایذدادون علی ذالک ام لا حتی اذا طلع الفجر نودی
فیهم الصلوٰۃ جامعۃ، فاجتمعوا لذلک فصلی بهم نبی اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم رکعتین یقرء فیهما علانیۃ و یطیل فیهما القراءۃ۔
جبریل علیہ السلام بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین یدی الناس۔ یقتدی
الناس بنبیهم صلی اللہ علیہ وسلم و یقتدی نبی اللہ صلی اللہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

علیہ وسلم بجبرئیل علیہ السلام۔ (کتاب المراسیل لابی داؤد۔ ص۲۷۔۲۸)

وضاحت

پہلی حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ شروع اسلام میں ہر نماز کی دو دو رکعتیں فرض تھیں سوائے مغرب کی اس کی تین رکعتیں تھی۔ پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ظہر، عصر اور عشاء کی رکعات کو پورا کرتے ہوئے چار چار رکعات فرض کر دیں۔ یہی بات دوسری دونوں حدیثوں سے واضح ہو رہی ہے۔ کہ ظہر، عصر اور عشاء کے فرائض چار چار ہیں۔ مغرب کے تین اور فجر کے دو اسی طرح سفر کی نماز دو دو رکعتیں ہی ہیں سوائے مغرب کے۔ ہر نماز میں سنن اور نوافل کی تعداد جاننے کیلئے مندرجہ ذیل حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

عن ام حبیبة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی فی یوم ولیلة ثنتی عشرة رکعة بنی لہ بیت فی الجنة اربعا قبل الظہر و رکعتین بعدھا و رکعتین بعد المغرب و رکعتین بعد العشاء و رکعتین قبل صلاة الفجر رواہ الترمذی و فی روایة لمسلم انہا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول مامن عبد مسلم یصلی للہ کل یوم ثنتی عشرة رکعة تطوعاً غیر فریضة الا بنی اللہ لہ بیتاً فی الجنة او الا بنی لہ بیت فی الجنة(مشکوٰة ج۱ ص۱۰۳)

وضاحت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مذکورہ حدیث میں سنن اور نوافل کی تعداد بتلائی گئی ہے۔ کہ چار سنتیں یا نفل ظہر سے پہلے ہیں اور دو بعد میں اسی طرح مغرب کے بعد بھی دو رکعات ہیں اور عشاء کے بعد بھی دو اور اسی طرح فجر کی نماز سے قبل دو رکعات ہیں۔ تو یہ کل ۱۲ نوافل یا ۱۲ سنتیں بنتی ہیں جس کی فضیلت حدیث میں یہ بیان کی گئی ہے کہ جو آدمی یہ بارہ رکعات ایک دن میں ادا کرتا ہے (جو کہ فرائض نہیں بلکہ نوافل ہیں) تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنا دیتے ہیں۔

جواب نمبر ۶:۔ تمام آئمہ مجتہدین و محدثین کرام مسلمان ہیں اور اجر کے مستحق ہیں۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

اذا حکم الحاکم فاجتهد فاصاب فله اجران واذا حکم فاجتهد ثم اخطاء فله اجر

جب حاکم صحیح اجتہاد کرتا ہے تو اسے دو اجر ملتے ہیں اگر غلطی کرتا ہے تو ایک اجر ملتا ہے۔ (بخاری ج ۲ ص ۱۰۹۲) چنانچہ یہی حکم مجتہدین کا ہے۔

۷۔ تکبیر تحریمہ فرض ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تحریمها التکبیر (ابو داؤد مع عون ج ۱ ص ۲۲) نیز فرمایا:۔ فاذا کبر فکبروا۔ جب امام اللہ اکبر کہے تم بھی اللہ اکبر کہو۔ (بخاری ج ۱ ص ۱۰۱)

۸۔ انما جعل الا مام لیؤتم به فاذا کبر فکبرو۔

امام اس لئے ہوتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو۔" حدیث مذکور میں امام مقرر کرنے کا مقصد اس کی اقتداء کرنا ہے اور اقتداء اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک وہ با آواز بلند تکبیر نہ کہے۔

اس سے مقتدی کے آہستہ تکبیر کہنے کا استدلال بھی ہوتا ہے۔ کیونکہ امام کی اقتداء ہے اس لئے وہ با آواز بلند تکبیر کہتا ہے اور چونکہ مقتدی کی اقتداء نہیں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لہذا اسے بلند آواز سے تکبیر تحریمہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ اسی طرح مقتدی کے آہستہ تکبیر کہنے کا ثبوت مندرجہ ذیل حدیث سے بھی ملتا ہے۔

عن جابر قال اشتکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلینا وراءہ وھو قاعد و ابوبکر یسمع الناس تکبیرہ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہو گئے ہم نے آپ کے پیچھے نماز ادا کی اس حالت میں کہ آپ بیٹھے ہوئے تھے اور ابو بکر لوگوں کو تکبیر سناتے تھے۔

زیر نظر حدیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ صرف ابو بکر باآواز بلند لوگوں کو تکبیر سناتے تھے۔ جب کہ باقی صحابہ ایسا نہیں کرتے تھے۔ مزید برآں مقتدی کا آہستہ اللہ اکبر کہنا تواتر، تسلسل اور اجماع امت سے ثابت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے۔

لن تجتمع امتی علی الضلالۃ۔ رواہ الطبرانی باسنادین رجال احدھما ثقات رجال الصحیح خلامر ذوق مولی ال طلحۃ و ھو ثقۃ (مجمع الزوائد ج۵ ص۲۱۸)

یعنی میری امت قطعاً گمراہی پر جمع نہیں ہو گی۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ جو مسائل تسلسل تواتر اور اجماع امت سے ثابت ہیں ان کے بارے میں عوام الناس کے ذہنوں کو پراگندہ کرنے کے لئے یہ تاثر دیا جا رہا ہے کہ گویا یہ احادیث سے ثابت نہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

۹۔ اکیلے نمازی کیلئے آہستہ تکبیر تحریمہ کہنا سنت ہے۔ دلائل کے لئے جواب نمبر ۸ ملاحظہ فرمائیں۔

۱۰۔ تکبیر تحریمہ کے ساتھ رفع یدین سنت موکدہ ہے۔

عن مالک بن الحویرث قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وسلم اذا کبر رفع یدیہ حتی یحاذی بھما اذنیہ و فی روایة حتی یحاذی بھما فروع اذنیہ۔ (متفق علیہ مشکوة ج۱ ص۷۵)

رسول اللہ ﷺ جب اللہ اکبر کہتے تو کانوں کے برابر ہاتھ اٹھاتے اور ایک روایت میں ہے کانوں کی لو کے برابر ہاتھ اٹھاتے۔

۱۱۔ خلاف سنت ہوگی۔ (ایضاً)

۱۲۔ سینہ پر ہاتھ باندھنا سنت مؤکدہ ہے۔

عن وائل ان حجر قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوضع یدہ الیمنی علی الیسری علی صدرہ (بلوغ المرام ص۴۸)

وائل بن حجر کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں پر سینہ پر رکھا۔

تحت السرہ والی کوئی مرفوع روایت صحیح نہیں۔ جس کا اعتراف کاشمیری صاحب نے بھی کیا ہے۔ فرماتے ہیں۔

واما کیفیة الوضع فلم تثبت فیھا الاحادیث من الطرفین ولانص فیہ۔ (فیض الباری ج۲ ص۳۶۶)

(ہاتھ باندھنے کی کیفیت میں دونوں جوانب سے کوئی حدیث اور نص ثابت نہیں ہے۔)

۱۳۔ نہ باطل نہ مکروہ۔ بلکہ خلاف اولیٰ ہے کیونکہ سینہ پر ہاتھ باندھنے کا استدلال بخاری کی روایت سے ہے جو کہ مندرجہ ذیل ہے۔

عن سھل بن سعد قال کان ناس یؤمرون ان یضع الرجل الید

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اليمنى على ذراعه اليسرىٰ في الصلوة۔ (بخاری ج۱ ص۱۰۲)
سہل بن سعد کہتے ہیں کہ لوگوں کو حکم دیا جاتا ہے کہ وہ نماز میں اپنا دایاں ہاتھ بائیں ذراع پر رکھیں۔

صاحب "المنجد" نے ذرائع کی تعریف یہ کی ہے:

من طرف المرفق الى طرف الاصبع الوسطى

یعنی کہنی کے کنارے سے درمیانی انگلی کے کنارے تک ذراع کا اطلاق ہوتا ہے۔ اگر دائیں ہاتھ کو بائیں ذراع پر کہنی کے بالکل قریب رکھا جائے تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ ہاتھ تحت السرہ پہنچیں۔ بلکہ سینہ پر ہی رہتے ہیں۔

۱۴۔ مولانا وحید الزمان کی کتاب "ھدیۃ المھدی" کو اہلحدیث کی کتاب یاد کرانا اور اسے اہلحدیث کی طرف منسوب کرنا سراسر زیادتی اور حقائق سے آنکھیں موند لینے کے مترادف ہے یا پھر جہالت کا منہ بولتا ثبوت ہے جب کہ اہلحدیث نے اس کتاب کے منظر عام پر آتے ہی اس سے بیزاری و بے التفاتی کا اظہار کر دیا تھا۔ چنانچہ خود مولانا وحید الزمان لکھتے ہیں۔

"مجھ کو میرے ایک دوست نے لکھا کہ جب سے تم نے کتاب ھدیۃ المھدی تالیف کی ہے تو اہلحدیث کا ایک بڑا گروہ جیسے مولوی شمس الحق مرحوم عظیم آبادی اور مولوی محمد حسین صاحب لاہوری اور مولوی عبداللہ صاحب غازیپوری اور مولوی فقیر اللہ صاحب پنجابی اور مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری وغیرھم تم سے بددل ہو گئے ہیں۔ اور عامہ اہلحدیث کا اعتقاد تم سے جاتا رہا ہے۔ تو میں نے ان کو جواب دیا۔ الحمدللہ کوئی مجھ سے اعتقاد رکھے نہ رکھے۔ میرا مرید ہو نہ ہو نہ مجھ کو پیشوا اور مقتدی جانے نہ میرا ہاتھ چومے۔ نہ میری تعظیم و تکریم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کرے۔ میں مولویت اور مشائخیت کی روٹی نہیں کھاتا کہ مجھ کو ان کی بے اعتقادی سے کوئی ڈر ہو۔ ان مولویوں کو ایسی باتوں سے ڈراؤ جو پبلک کے قلوب اپنی طرف قائل کرانا۔ اپنے معتقدوں کی جماعت بڑھانا۔ اور ان سے نفع کمانا۔ ان کی دعوتیں کھانا۔ ان سے نذریں لینا اور چندہ جمع کروانا چاہتے ہیں۔ (وحید اللغات مادہ شر)

اسی طرح مولانا وحید الزمان دوسری جگہ لکھتے ہیں۔

"اس کتاب پر ہمارے زمانے کے مسلمانوں کو بڑا غصہ ہے وجہ یہ ہے کہ یہ کتاب کل مسائل میں کسی ایک فریق کے موافق نہیں ہے بلکہ خذ ما صفا ودع ما کدر پر عمل کیا ہے نہ اہلحدیث ہمارے زمانے کے اس کو پسند کرتے ہیں نہ مقلدین نہ امامیہ نہ نام کے سنی جو در حقیقت ناصبی ہیں۔ (وحید اللغات مادہ رحی)

کیا مولانا کی ذاتی صراحت کے بعد بھی یہ کتاب اہلحدیث ہی کی کتاب سمجھی جائے گی۔ بلکہ مندرجہ بالا عبارت کی رو سے جتنی یہ کتاب اہلحدیث کی ہے اتنی ہی غیر اہلحدیث اور مقلدین کی ہے پھر کیا کسی آدمی کی ذاتی سوچ اور فکر کو کسی مسلک کی سوچ و فکر قرار دیا جا سکتا ہے۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا مولانا عبید اللہ سندھی کے آخری دور کے نظریات، ارشادات و فرمودات کو مسلک حنفی دیوبندی کا ترجمان و مفسر تسلیم کرلیا جائے۔ ما ھو جوابکم فھو جوابنا۔

جواب نمبر ۱۵-۱۶- نگاہ غضت کا شکار صرف فتاوی ثنائیہ اور فتاوی علمائے اھل حدیث ہی کیوں ہے جب کہ یہی ساری باتیں "آفتاب ہدایت رد رفض و بدعت" کے حنفی مصنف مولوی محمد کرم الدین صاحب نے بھی لکھی ہیں چنانچہ فرماتے ہیں۔ قرآن میں ہے فصل لربک وانحر۔ (خدا کی نماز ہاتھ باندھ کر پڑھ) نحر کا معنی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کتب لغت میں ہاتھ باندھنے کا بھی ہے چنانچہ علم لغت کی سب سے بڑی مستند اور متداول کتاب قاموس ص ۳۳۲ ج ۱ میں باب الراء فصل النون میں ہے۔

نحر الرجل فی الصلوٰۃ انتصب و نهد صدره او وضع يمينه على شماله

نماز میں نحر کا معنی یہ ہے کہ سینہ قبلہ رو سیدھا کر کے یا دائیں ہاتھ کو بائیں پر باندھ کر کھڑا ہو۔

علم لغت سب کے لئے یکساں حجت ہے اس سے کسی کو انکار کی گنجائش نہیں ہے آیت فصل میں چونکہ نماز پڑھنا صاف قرینہ موجود ہے اس لئے یہاں نحر کا معنی یہ ہے کہ داہنا ہاتھ بائیں پر رکھ کر ہاتھ باندھے ہوئے نماز پڑھو۔ امام فخرالدین رازی نے تفسیر کبیر جلد ۸ ص ۱۲۷ میں آیت مذکورہ کی تفسیر میں جناب حضرت علی المرتضیٰ کا قول یوں نقل کیا ہے۔

والا شهر و ضعها على النحر على عادة الخاشع الخاضع

وانحر کا اشہر اور اظہر معنی یہی ہے کہ سینہ پر ہاتھ باندھ کر نماز پڑھے جیسے خشوع و خضوع کا طریق ہے۔

ایسا ہی تفاسیر درمنثور، معالم التنزیل، تنویر القیاس، حسینی وغیرہ اور کتب حدیث، بخاری ترمذی اور دار قطنی وغیرہ میں حضرت علی اور ابن عباس اور دیگر جلیل القدر صحابہ کرام کی روایات نے یہی معنی لکھا گیا ہے۔ پھر ایسی صریح اور صاف آیت کے ہوتے ہوئے دوسری کسی دلیل کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ (آفتاب ہدایت رد رفض و بدعت ص ۳۱۵) نیز سینہ پر ہاتھ باندھنے کا استدلال بخاری کے حوالہ سے جواب ۱۳ میں گذر چکا ہے۔

© rasailojaraid.com